40204-عذر کی حالت جنابت سے تیمم کرنا جائز ہے

سوال

کیا تیمم کر کے جنابت ختم کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر پانی استعمال نہ کرنے کا کوئی شرعی عذر مثلا پانی نہ ملے، یا بیماری وغیرہ کی بنا پر پانی استعمال کرنا مشکل ہو تو پھر تیمم پانی اور غسل کے قائم مقام ہوگا، چنانچہ جنبی شخص اس حالت میں تیمم کر کے نماز ادا کرلے، اور جب اسے پانی ملے یا عذر زائل ہو جائے تو غسل کرنا ہوگا.

اس کے دلائل قرآن و مجید میں موجود ہیں :

1-اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ اور اگر تم جنبی ہو تو غسل کرو، اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آئے یا تم نے بیویوں سے جماع کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو، اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھ کا مسح کرو} المآئدۃ(6).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان سب اسباب کی بنا پر ہمیں طہارت صغری اور طہارت کبری اور تیمم کرنے کا حکم دیا ہے. اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ(396/21).

طہارت صغری سے مراد وضوء، اور طہارت کبری سے مراد غسل کرنا ہے.

2-امام بخاری رحمہ اللہ نے دو مقام پر درج ذیل روایت بیان کی ہے :

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں سے دور علیحدہ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے نماز ادا نہ کی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : یا فلاں تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس چیز نے منع کیا ؟

تو اس نے جواب دیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

آپ کو مٹی استعمال کرنی چاہیے، کیونکہ تمہیں یہ کفائت کرتی ہے "

اور ایک روایت میں ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی مل گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبنی شخص کو پانی کا ایک برتن دے کر فرمایا : جاؤ اپنے اوپر انڈیل لو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (344) اور (348).

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تیمم سے بھی طہارت ہوتی ہے، اور اگر پانی نہ ملے تو پھر تیمم کرنا واجب ہے، اور جیسے ہی پانی مل جائے تو پانی استعمال کرنا واجب ہوگا اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اپنے اوپر پانی انڈیلنے کا حکم دیا تھا، حالانکہ اسے دوسری بار جنابت نہیں ہوئی تھی"

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (239/11).

3-امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں جنبی ہوں اور پانی نہیں مل رہا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے: تم نماز ادا نہ کرو، تو عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

یا امیر المؤمنین کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ دونوں ہی ایک لشکر میں تھے اور جنبی ہو گئے اور ہمیں پانی نہ ملا تو آپ نے تو نماز ادا نہ کی، لیکن میں نے مٹی میں الٹ پلٹ ہونے کے بعد نماز ادا کرلی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"بلکہ آپ کو صرف اتنا ہی کافی تھا، کہ آپ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے اور پھر ان میں پھونک کر اپنے چہرے پر پھیر لیتے"

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: عمار اللہ تعالی سے ڈرو! تو عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ حدیث بیان نہیں کرتا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: ہم تجھے اسی پر رکھتے ہیں جس پر تم ہو.

اور ایک روایت میں ہے: عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اے امیر المومنین آپ کو اللہ تعالی نے جو مجھ پر حق دیا ہے اگر آپ اس کی بنا پر چاہتے ہیں تو میں یہ حدیث کسی کو بیان نہیں کرتا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (368).

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ یہ واقعہ بھول چکے تھے، اسی لیے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

"اے عمار اللہ تعالی سے ڈرو!"

اس کا معنی یہ ہے کہ: عمر رضی اللہ تعالی عنہ عمار رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ کہ رہے ہیں کہ: عمار جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اور جو ثابت کرنا چاہتے ہو اس میں اللہ تعالی سے ڈرو، شائد تم بھول رہے ہو یا معاملہ میں شبہ پیدا ہو گیا ہے.

اور عمار رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول کہ:

"اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو بیان نہ کروں"

واللہ اعلم اس کا معنی یہ ہے کہ: اگر آپ میری اس حدیث بیان نہ کرنے میں کوئی مصلحت سمجھتے ہیں تو میں حدیث بیان نہیں کرتا، کیونکہ معصیت کے علاوہ ہر معاملہ میں آپ کی اطاعت و فرمانبرداری مجھ پر واجب ہے، اور اس مسئلہ میں جو سنت طریقہ تھا اس کی تبلیغ اور علم میں لانا یہ تو ہو چکا ہے، اور جب عمار رضی اللہ تعالی عنہ اس کے بعد حدیث بیان نہ کریں تو علم چھپانے میں وہ شامل نہیں ہوتے، کیونکہ انہوں نے ایک بار حدیث بیانی کر دی ہے.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ اگر آپ اس حدیث کو لوگوں میں مشہور نہیں کرنا چاہتے تو میں ایسا نہیں کرتا بلکہ اس حدیث کو نادر ہی بیان کیا کرونگا" اھ

شرح مسلم للنووی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : ہم تجھے اسی پر رکھتے ہیں جس پر تم ہو"

"یعنی مجھے اس واقعہ کا یاد نہ رہنے کا مطلب یہ نہیں کہ یہ مسئلہ واقعی حقیقت نہیں، اس لیے مجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ میں آپ کو یہ حدیث بیان کرنے سے منع کروں"

دیکھیں : فتح الباری لابن حجر.

4- عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں ایک شدید سرد رات مجھے احتلام ہوگیا اور مجھے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر غسل کیا تو ہلاک ہوجاؤنگا، چنانچہ میں نے تیمم کرکے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا دی.

انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"اے عمرو کیا تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں ہی نماز پڑھا دی ؟!

چنانچہ میں نے آپ کے سامنے غسل میں مانع سبب رکھا، اور کہنے لگا : میں نے اللہ تعالی کا یہ فرمان سن رکھا تھا :

.{اور تم اپنے آپ کو قتل مت کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم کرنے والا ہے}.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور مجھے کچھ بھی نہ کہا"

سنن ابو داود حدیث نمبر (334) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (589/1) میں اس کی سند کو قوی اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اگر جنبی شخص کو اپنی بیمار یا مرنے کا خدشہ ہو، یا پھر پیاس لگنے کا ڈر ہو تو وہ تیمم کرلے، اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں ایک شدید سرد رات میں احتلام ہوگیا تو انہوں نے تیمم کرلیا اور یہ آیت تلاوت کی :

.{اور اپنے آپ کو قتل مت کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم کرنے والا ہے}.

چنانچہ اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھڑکا نہیں، اور نہ ہی ان پر سختی کی" اھ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کسی شخص کو احتلام، یا حلال یا حرام جماع کرنے کی بنا پر جنابت ہو جائے تو اسے غسل کر کے نماز ادا کرنا ہوگی، لیکن اگر پانی نہ ملنے یا پھر پانی استعمال کرنے کی بنا پر ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہو مثلا بیماری بڑھ جائے، یا ہوا بہت زیادہ ٹھنڈی ہو، اور اگر غسل کرے تو اسے بیمار ہونے یا نزلہ وزکام کی شدت ہونے کا خدشہ ہو تو وہ تیمم کر کے نماز ادا کر لے، چاہے مرد ہو یا عورت اس میں کوئی فرق نہیں، اسے نماز وقت سے تاخیر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے" اھ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (451/21).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا تیمم کرنا جنبی شخص سے غسل مکمل طور پر ساقط کر دیتا ہے، اور اس تیمم کے ساتھ میں کتنی نمازیں ادا کر سکتا ہوں؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

"تیمم پانی کے قائم مقام ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمانوں کے لیے زمین مسجد اور پاکیزگی کا باعث بنائی ہے، اس لیے جب پانی نہ ملے، یا پھر کسی بیماری وغیرہ کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو تو تیمم پانی کے قائم مقام ہوگا، اور تیمم اس وقت تک کافی ہے جب تک پانی نہیں ملتا چنانچہ جب بھی اسے پانی ملے تو اسے سابقہ غسل جنابت کرنا واجب ہے، اور اسی طرح جب مریض شفایاب ہو جائے، اور اللہ تعالی اسے عافیت سے نوازے تو وہ اس سابقہ جنابت سے غسل کرے گا جس سے اس نے تیمم کیا تھا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اگر کسی مسلمان شخص کو دس برس تک بھی پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی اس کے لیے طہارت ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ جب آپ کو پانی ملے تو اسے اپنی جلد سے لگاؤ"

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے، روایت کیا ہے، اور بزار نے بھی روایت کیا ہے، اور ابن قطان نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ جب اسے پانی ملے تو وہ اپنی جلد کو تر کرے"

اس کا معنی یہ ہے کہ: جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد وہ غسل کرے، اور پانی نہ ملنے کی بنا پر، یا پانی استعمال کرنے سے عاجز ہونے یا بیماری کی بنا پر پانی استعمال نہ کر سکنے کی وجہ سے تیمم کر کے ادا کردہ پچھلی تمام نمازیں صحیح ہیں، حتی کہ وہ بیماری ختم ہو جائے اور اسے شفا مل جائے، یا پھر پانی نہ ملنے کی صورت میں جب پانی مل جائے تو اسے غسل کرنا ہوگا چاہے کتنی ہی دیر بعد ملے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (201/10).

واللہ اعلم.